باب-30

روزہ

☆ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ ----- لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ - أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ----- إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ - شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ ----- وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ -

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزہ (اسی طرح) فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے کے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم پرہیز گار ہو جاؤ۔ گنتی کے چند دن (روزے فرض کیے گئے ہیں)۔ (اس پر بھی) جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا مسافر ہو تو اور دنوں سے اس کی تکمیل کر لے (قضا کر لے)۔ اور جن کو طاقت ہو تو ان پر ایک آدمی کا کھانا دینا واجب ہے۔ جو خوش دلی سے خیرات کرے تو اس کے لیے بہتر ہے۔ اور روزہ رکھنا تو بہتر ہی ہے، اگر تم جانتے۔ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اتارا گیا ہے لوگوں کے لیے سراپا ہدایت بنا کر اور واضح احکام، ہدایت اور فیصلہ کے ساتھ، پھر تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پائے، چاہیے کہ وہ روزہ رکھے۔ اور جو بیمار ہو یا مسافر ہو تو اسے دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرنی چاہیے۔ اللہ تمھارے لیے نرمی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا، اور (وہ چاہتا ہے کہ) تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی بزرگی بیان کرو، جس طرح کہ اس نے تم کو ہدایت کی ہے، تاکہ تم شکر کرو۔ (سورۃ البقرہ : آیت 183 تا 185)

صبحِ صادق سے پہلے سے اور غروبِ آفتاب کے بعد تک کا کھانا پینا چھوڑ دینا "روزہ" کہلاتا ہے۔ روزے کے متعلق حدیثِ قدسی ہے-" روزہ میرے لیے ہے اور اس کی جزا میں ہوں، (اَلصَّوْمُ لِیْ وَ اَنَا اُجْزٰی بِہٖ)"۔ روزے میں ایک قسم کی صمدیت کی شان ہے۔ اس میں ماسوائے اللہ سے استغنائے بے نیازی پیدا ہو جاتی ہے۔ کیوں کہ وہ کھاتا پیتا نہیں، نوعی احتیاج (sexual urge) بھی اس کو نہیں رہتی۔

روزے کے عمومی فوائد کیا ہیں۔۔۔؟

- روزے سے غریبوں کی بھوک کا احساس پیدا ہوتا ہے۔
- روزے سے آدمی مضبوط اور جفاکش ہو جاتا ہے۔ اور بھوک و پیاس کی تکلیف برداشت کر سکتا ہے۔
- روزے سے بہت سے امراض دفع ہوتے ہیں۔

روزہ کوئی نیا فرض نہیں ہوا۔ تمام پیغمبروں کے زمانے میں روزے فرض تھے۔ فرق صرف شرائط اور تفصیلات میں ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ روزہ، شوال سنہ 2 ہجری میں فرض ہوا۔

صاحبو! تاریخ دانوں کا خیال ہے کہ ایک بار سخت قحط ہوا تھا تو اس زمانے کے پیغمبر نے حکم دیا کہ ایک وقت کا کھانا خود کھائیں اور دوسرے وقت کا غریبوں کو دیں۔ اس طرح روزہ پرہیز گاری پیدا کرنے کے لیے مقرر ہوا۔ لیکن موجودہ زمانے میں اس کا کیا حال ہے۔۔۔! مال دار تو یہ سمجھتے ہیں کہ روزہ رکھنا ان لوگوں کا کام ہے جن کے پاس پیسہ نہیں۔ متوسط درجے کے لوگ روزہ رکھتے بھی ہیں تو رمضان میں عام دنوں کے مقابل کئی چند زیادہ صَرف کرتے ہیں۔ پھر آدھے دن تک پیٹ کی بے چینی میں مبتلا رہتے ہیں تو باقی آدھے دن بھوک پیاس کی تکلیف کی شکایت کرتے رہتے ہیں۔ گویا ہر وقت، ہر آن ہائے ہائے! بار بار دیکھتے ہیں کہ کتنے بجے ہیں۔ پھر اِن سے لڑائی، اُن سے لڑائی۔ رمضان شریف میں دیکھو تو جابجا لڑائی کا زور رہتا ہے۔ کیا **لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ** کی یہی تفسیر ہے۔۔۔؟ یہ روزہ رکھنا نہیں ہے بلکہ روزے کو بدنام کرنا ہے۔

گنتی کے چند روز ہیں۔۔۔ برس کے 12 مہینے روزہ رکھنے کا حکم نہیں ہے، بلکہ پہلی شوال اور 10، 11، 12 اور 13 ذی الحجہ کو تو روزے کی ممانعت ہے۔۔۔ بیمار کے ساتھ رعایت ہے۔۔۔ خواتین کے ساتھ رعایت ہے۔۔۔ اور مسافر کے ساتھ بھی رعایت ہے کہ یہ سب روزے کو قضا کر سکتے ہیں۔ **يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ**، یعنی اللہ تمھارے لیے نرمی چاہتا ہے سختی نہیں چاہتا، (سورۃ البقرہ: آیت 185)۔

{ حوالہ تفسیر صدیقی۔ پارہ 2 صفحہ 40 تا 48 }